اور سونے کا ایک بہت قیمتی ہار اپنی طرف سے ان کے گلے میں پہنایا ــــــ اس استقبالیہ کی تیاریاں بڑے زوروں پر تھیں۔ میں نے یہ دیکھا تو شہریوں کا ایک جلسہ بُلایا۔ کامریڈ جھا اور میں نے اس جلسے کو ایک احتجاجی جلسے میں بدل دیا ــــــ میں نے اپنی تقریر میں کہا ــــــ "بڑے شرم کی بات ہے کہ اس شہر کے ممتاز رہنما کے ہاتھوں میں جس گورنر نے ہتھکڑیاں پہنائی تھیں، آج اس کا بھائی اسی گورنر کے گلے میں سونے کا ہار پہنا رہا ہے" ــــــ یہ تقریر اپنی جذباتیت اور سچائی کی بنا پر بہت پسند کی گئی کیونکہ فی الواقعی چتربھج بھائی جسانی کو جب گوندیا میں گرفتار کیا گیا تو یہی گورنر صاحب بہ نفس نفیس وہاں موجود تھے۔ انگریزی زمانے میں گورنر کے ہاتھ میں بڑے غیر معمولی اختیارات تھے۔ ہمارا آج کا گورنر تو محض ایک آئینی حیثیت رکھتا ہے۔ بہر حال اس تقریر کو اخباروں نے بڑی بڑی سرخیوں سے چھاپا ــــــ سچ پوچھئے تو سی پی میں میری دھاک اسی تقریر سے بیٹھی تھی۔ میں جدھر جاتا لوگ بڑے تپاک سے ملتے۔ چتربھج بھائی جسانی جب جیل سے چھوٹے تو انھوں نے وہیں سے کہلا بھیجا کہ وہ مجھ سے خاص طور پر ملنا چاہتے ہیں۔ ہم لوگوں نے ایک "سواگت کمیٹی" بنائی جس میں تمام جماعتوں کے لوگ شامل تھے۔ چنانچہ ان کے آنے پر بڑا زبردست جلسہ ہوا جس میں چتربھج بھائی جسانی نے گورنر کی آمد کی مذمت کی۔ وہی آمد جس کا اہتمام ان کے اپنے بھائی نے کیا تھا ــــــ بہر حال مجھے اس سے بڑا فائدہ ہوا، خاص طور پر یہ کہ ۴۲ء کی غداری کا داغ حد تک دُھل گیا (حالانکہ میں ۱۹۴۲ء میں علی گڑھ میں پڑھتا تھا)

بات کہاں سے کہاں پہنچ گئی۔ میں سردار جی کی بات کر رہا تھا۔ تو بھئی سردار جی بیچارے مجھے تو یقیناً بڑے معصوم لگے۔ پھر یہ بھی عدالت میں کوئی اعتراف کرے نہ کرے لیکن جیل میں سب سچ سچ کہہ دیتے ہیں۔ لہٰذا وہاں میں ہی کیا تمام لوگ سردار جی کو بے قصور سمجھتے تھے لیکن جب میں باہر نکلا تو مجھے معلوم ہوا کہ پولیس نے سردار جی کو بری طرح ماخوذ کر لیا تھا اور لوگوں کا کہنا تھا کہ اس مقدمے میں سردار جی اگر بچ گئے تو معجزہ ہوگا۔ ان کی بیوی ناگپور میں تھیں ــــــ جیل سے چھوٹنے کے بعد میں سردار جی کا خط ان کی بیوی کے پاس لے کر گیا تھا رات کو ۹ بجے تھے لیکن ایسی بھیانک صورت حال تھی میں آج بھی اس کے تصور سے کانپ جاتا ہوں بمشکل تمام گھر